سوال

(130)خطبہ جمعہ کی طوالت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے ہاں خطباء حضرات خطبہ جمعہ بہت لمبا کرتے ہیں جس سے سامعین اکتا جاتے ہیں اور نماز بہت ہی مختصر پڑھاتے ہیں، کیا قرآن و حدیث میں اس کا جواب ہے، وضاحت فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عقل مند اور صاحب بصیرت خطیب وہ ہے جو حالات پر نظر رکھتے ہوئے خطبہ دیتے وقت جامع کلمات استعمال کرے اور مختصر گفتگو کرے کیونکہ مختصر اور جامع بات جلدی ذہن نشین ہو جاتی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طویل خطبے سے احتراز فرماتے تھے، چنانچہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت طویل وعظ و نصیحت نہیں فرماتے تھے بلکہ چند مختصر کلمات پر ہی اکتفاء فرماتے تھے۔[1] خطبہ کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا درج ذیل ارشاد گرامی ہمارے واعظین اور خطباء کے لیے مشعل راہ ہے، حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کی لمبی نماز اور چھوٹا خطبہ اس کی فقاہت کی علامت ہے۔[2] اس میں نماز اور خطبہ کا باہمی تقابل مراد نہیں ہے بلکہ عام نمازوں سے جمعہ کی نماز طویل اور عام خطبوں سے جمعہ کا خطبہ مختصر ہونا چاہیے، چنانچہ حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز اور خطبہ اعتدال کے ساتھ ہوتے تھے۔ [3]

یہ بھی ذہن میں رہے کہ نماز بھی اتنی طویل نہ ہو کہ مقتدی اکتا جائیں اور وہ مشقت میں پڑ جائیں جیسا کہ ائمہ حضرات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے متعلق تنبیہ فرمائی ہے۔ بہر حال ہمارے خطباء حضرات کو چاہیے کہ وہ وقت اور سامعین کی نزاکت کا خیال رکھیں اور اعتدال کے ساتھ نماز اور خطبہ ادا کریں، دو اڑھائی گھنٹے پر مشتمل خطبہ جمعہ کسی طرح بھی درست نہیں ہے، خطبہ جامع، مختصر اور حالات کے تقاضوں کے مطابق ہونا چاہیے اور نماز کا بھی جھٹکا کرنے کے بجائے اعتدال کے ساتھ ادا کرنا چاہیے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] ابوداؤد، الصلوٰة: ۱۱۰۷۔

[2] صحیح مسلم، الجمعة: ۸۶۹۔

[3] مسلم، الجمعة: ۸۶۶۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:151

محدث فتویٰ